سوال

(310)جمعہ کی دوسری اذان کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی دوسری اذان کا اجرا فرمایا کیا یہ درست ہے کیا واقعتا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس اذان کو بدعت قرار دیا تھا ؟ حوالہ ارسال کر دیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

«وَرَوَی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ مِنْ طَرِیْقِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَلْاَذَانُ الْاَوَّلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ ۔ فَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ قَالَ ذٰلِکَ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِنْکَارِ وَیَحْتَمِلُ اَنَّه یُرِیْدُ اَنَّه لَمْ یَکُنْ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَکُلُّ مَا لَمْ یَکُنْ فِیْ زَمَنِه یُسَمّٰی بِدْعَةً الخ» (فتح الباری ج 2 ص 394)

«قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِه قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا ہِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ : سَاَلْتُ نَافِعًا مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ اَلْاَذَانُ الْاَوَّلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ ؟ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ بِدْعَةٌ ا ہ ج ۲ ص ۱۴۵ وَالْاِحْتِمَالُ الْاَوَّلُ مِنْ اِحْتِمَالَیِ الْحَافِظِ ہُوَ الْاَرْجَحُ ۔ ہٰذَا مَا عِنْدِیْ وا اعلم ''

''ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت ہے پس اس بات کا احتمال ہے کہ اس نے یہ علی سبیل الانکار کہا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ مراد لیتا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھی اور ہر وہ چیز جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہو اس کا نام بدعت ہے ۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں کہا ہے ہم کو وکیع نے بیان کیا ہے اس نے کہا ہم کو ہشام بن غاز نے بیان کیا اس نے کہا میں نے ابن عمر کے آزاد کردہ غلام نافع سے پوچھا کہ جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت ہے اس نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ یہ بدعت ہے اور حافظ کے دو احتمالوں سے پہلا راجح ہے ''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص237

محدث فتویٰ